کے غیر معیاری مقالے سامنے آرہے ہیں۔ لیکن امرِ واقعہ ہے کہ اس کتاب کا درجہ ہمارے بھیڑ چال ڈاکٹریٹ یا ایم فل مقالات سے بہت بلند ہے۔ فاضل محقق نے بڑی لگن سے یہ کوشش کی ہے کہ وہ موضوع کا حق ادا کرنے کے لیے اپنی توانائیاں لگا دیں۔ اقتباسات سے بقدرِ ضرورت ہی استفادہ کیا ہے، اور باقی معاملہ تجزیاتی اور تخلیقی سطح پر پہنچ کر کیا ہے۔

مولانا مودودی کی تقریر سننے والے چند لاکھ ہوں گے اور وہ بھی ان کے معاصرین، مگر ان کی نثر: رنگوں کی بوقلمونی، استدلال کی گرفت، منطق کی عظمت، اسلام کے سرمدی پیغام کی خوشبو سے، ہر زمانے کے قاری کو صراطِ مستقیم سے جوڑتی ہے کہ پڑھتے ہوئے حق سے وابستہ ہونے پر دل لبیک کہہ اُٹھتا ہے۔

مصنف نے تنقید کے مسلّمہ ضابطوں سے مولانا مودودی کی نثر کو پرکھا اور وسیع بنیادوں پر اس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ خود کتاب کی نثر اور احتیاط نگاری میں فاضل محقق کے استادِ گرامی ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا رنگ جابجا گواہی دیے بغیر نہیں رہتا۔ اس موضوع پر بھارت میں بھی ڈاکٹریٹ کا ایک مقالہ لکھا جاچکا ہے، اس پر ترجمان کے زیرنظر صفحات میں تبصرہ بھی ہوا تھا مگر محمد جاوید اصغر کی یہ کاوش اس سے کہیں زیادہ بلند پایہ اور معیاری ہے۔ (سلیم منصور خالد)

یادنامۂ لالہ صحرائی، مرتب: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی۔ ملنے کا پتا: کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۳۲۰۳۱۸۔ صفحات: ۴۲۴۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

لالہ صحرائی (اصل نام: چودھری محمد صادق، ۱۹۲۰ء-۲۰۰۰ء) افسانہ و ڈراما نگار اور ادیب تھے۔ آخری عمر میں ان کے دل میں نعت گوئی کی تمنا بیدار ہوئی، دعا گو رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے لطفِ خاص سے انھیں حرمین شریفین میں حاضر ہونے کا شرف بخشا۔ وہاں مبارک لمحوں میں، دوسری دعاؤں کے علاوہ وہ یہ دعا بھی کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے نعت کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے فضل و کرم کا کرشمہ ملاحظہ ہو کہ جولائی ۱۹۹۱ء کی ایک چمکتی صبح کو ان پر یکایک نعتوں کا نزول شروع ہوگیا۔

زیرنظر کتاب انھی نعت گو لالہ صحرائی کی شخصیت، سوانح اور نعت گوئی پر مضامین اور تاثرات کا مجموعہ ہے، جسے معروف محقق، نقاد اور اقبال شناس ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے مرتب کیا ہے۔ کتاب کو

۱۰حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں لالہ صحرائی کے ساتھ مصاحبے (انٹرویو)، ان کی شخصیت اور فکروفن، اہلِ علم وادب کے مضامین، ان کے اہلِ خانہ کے تاثرات، ان کی وفات پر ان کے احباب اور مداحوں کے تاثرات، ان کی کتب پر تبصرے اور دیباچے، ان کی خدمت میں منظوم خراجِ تحسین اور ان کی وفات پر تعزیت نامے شامل ہیں۔ یوں ہاشمی صاحب نے سارے دستیاب لوازمے کو مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کر کے ایک گل دستہ مرتب کیا ہے۔ اس میں لالہ صحرائی کے متعلق پروفیسر خورشید احمد، الطاف حسن قریشی، مجیب الرحمٰن شامی، مشفق خواجہ، احمد ندیم قاسمی، حفیظ تائب، اسلم انصاری، عاصی کرنالی، خورشید رضوی اور حفیظ الرحمٰن احسن جیسے اکابر علم وادب کے مضامین شامل ہیں۔ مرحوم کے اہلِ خانہ اور بعض اعزہ کی تحریروں سے ان کے ایسے معمولات اور عادات و خصائل کا پتا چلتا ہے جو کسی اور ذریعے سے معلوم نہ ہوسکتی تھیں۔

یہ کتاب درحقیقت لالہ صحرائی کی متواضع، سادہ، منکسرالمزاج اور محبتِ رسولؐ میں ڈوبی ہوئی شخصیت کو ہمارے سامنے لاتی ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والے محققین کے لیے یہ ایک مستند مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اتنی خوب صورت، عمدہ اور معلومات افزا کتاب کی اشاعت کا سہرا فرزندِ لالہ صحرائی، ڈاکٹر جاوید احمد صادق کے سر ہے۔ (قاسم محمود احمد)

زندگی کے عام فقہی مسائل (حصہ دوم)، ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی۔ ملنے کا پتا: اکیڈمی بک سنٹر، ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ فون: ۰۲۱-۳۶۸۰۹۲۰۱۔ صفحات: ۲۳۸۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

انسانی زندگی سے وابستہ مختلف روزمرہ مسائل پر مبنی سوالات و استفسارات کے شافی جوابات پر مبنی ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی کا یہ دوسرا مجموعہ ہے۔ یہ سوالات و جوابات جماعت اسلامی ہند کے ترجمان زندگی نو میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب ان کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ اس سے قبل پہلا مجموعہ شائع کیا گیا تھا۔ اس مجموعے میں کُل ۶۱ موضوعات ہیں جن میں زندگی کے عام فقہی مسائل بالخصوص بے وضو قرآن کو چھونا، قرآن کے بوسیدہ اُوراق کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ چُھوٹی ہوئی نمازوں کا کفّارہ، مساجد میں عورتوں کی حاضری، تعمیر مسجد میں غیرمسلم کا مالی تعاون، زکوٰۃ سے اساتذہ کی تنخواہوں کی ادایگی، حج، حجِ بدل، قربانی، شادی کی رسمیں، مصنوعی استقرارِ حمل،